صرف احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

خطبہ نمبر 37

جمعرات 15 ستمبر 2016ء

روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

# الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editoralfazl@gmail.com

جمعرات 15 ستمبر 2016ء 12 ذوالحج 1437 ہجری 15 تبوک 1395 ہش جلد 66-101 نمبر 209

## فقط اس کا نور ہے

جو کچھ بھی دیکھتے ہو فقط اس کا نور ہے
ورنہ جمال ذات تو کوسوں ہی دور ہے
ہے ہر گھڑی کرامت و ہر لمحہ معجزہ
یہ میری زندگی ہے کہ حق کا ظہور ہے

(کلام حضرت مصلح موعود)

## جلسہ سالانہ جرمنی کے کامیاب انعقاد پر اظہارِ تشکر اور مہمانان اور شاملین جلسہ کے تاثرات

# جلسہ سالانہ کی بے شمار برکتیں ہیں جن کا اظہار اب ہر ملک کے جلسہ پر ہوتا ہے

## جرمنی میں نئی بیوت الذکر کے سنگِ بنیاد اور افتتاح کے موقع پر مہمانوں اور ہمسایوں کے تاثرات کا تذکرہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 9 ستمبر 2016ء بمقام بیت السبوح، فرینکفرٹ۔ جرمنی کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 09 ستمبر 2016ء کو بیت السبوح، فرینکفرٹ جرمنی میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو کہ مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے پر براہ راست نشر کیا گیا۔ حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ جرمنی کا جلسہ سالانہ گذشتہ اتوار اپنے 3 دن کے بھرپور پروگراموں کے بعد اختتام کو پہنچا۔ جلسہ سالانہ کی تیاری کے سلسلہ میں سینکڑوں رضا کار کچھ دن پہلے کام شروع کر دیتے ہیں۔ جب جلسہ شروع ہوتو لگتا ہے کہ ایک دن میں اختتام بھی ہو گیا۔ تین دن پلک جھپکتے ہی گزر جاتے ہیں۔ شاید دوسروں کا خیال ہو کہ یہاں بڑے بڑے تعمیر شدہ ہالوں میں جلسہ ہوتا ہے بنا بنایا سب کچھ مل گیا رضا کار کیا کرتے ہوں گے حالانکہ بعض کام بڑی محنت چاہتے ہیں۔ کھانا پکانا اور کھلانا وغیرہ کے لئے عارضی کام کرنا پڑتا ہے۔ مارکیز لگانی پڑتی ہیں۔ ہال میں بیٹھنے کا انتظام، آواز کا انتظام۔ بہت سے کام خدام، لجنہ اور انصار وقار عمل کے ذریعہ کرتے ہیں۔ جلسہ کے دنوں میں کھانا پکانا، کھلانا، صفائی، پارکنگ، سیکیورٹی، چیکنگ، ایم ٹی اے کے لائیو اور سٹوڈیوز کے پروگرام۔ یہ سب کارکن کرتے ہیں۔ شاملین جلسہ اور عام طور پر دنیا میں بسنے والے ہر احمدی کو ان کا شکر گزار ہونا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے ذریعہ جلسہ کی کارروائی سننے اور دیکھنے کا انتظام فرمایا ہوا ہے۔ میں بھی کام کرنیوالوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جنہوں نے جلسہ کو کامیاب کرنے اور اپنی تمام تر صلاحیتوں کے ساتھ حضرت مسیح موعود کے مہمانوں کی خدمت کی۔

فرمایا: یہ جلسہ جہاں تربیت کا سامان کرتا ہے وہاں اکثر اوقات یہ جلسہ غیروں کے لئے ہدایت کا ذریعہ بن جاتا ہے۔ جلسہ کے دوران غیروں پر بہت اچھا اثر ہوا۔ حضور انور نے چند واقعات پیش فرمائے۔ فرمایا: جلسہ جرمنی میں بھی دو تین سال سے بیعت کرنے کا پروگرام ہوتا ہے اس سال 14 ممالک سے 83 مرد و خواتین جماعت میں شامل ہوئے۔ بعضوں کے دل جلسہ کی کارروائی اور احمدیوں کے رویہ اور حسن سلوک دیکھ کر ان کے دل بدل گئے اور انہوں نے بیعت کر لی۔ بوسنیا کے مہمان نے کہا کہ مجھ پر سب سے زیادہ اثر حضور کے خطبات کا ہوا۔ عراق کے ایک صاحب کہتے ہیں: میرے لئے جلسہ سالانہ کا منظر حیران کن تھا کہ انتہائی منظّم، خدمت کا جذبہ، انسانی اقدار، مختلف رنگ ونسل کے لوگ، اخوت اور بھائی چارہ کی فضا میرے خیال سے دنیا میں احمدیت کے سوا کہیں نظر نہیں آتی۔

فرمایا: حسن اخلاق کا بھی احمدی کو نمونہ ہونا چاہیے۔ ہمارا جلسہ خاموش ہدایت کا ذریعہ بن جاتا ہے۔ حقیقت میں ہمارا ہر عمل ہمارے دل کی آواز ہونا چاہئے۔ حضور انور نے جلسہ میں شامل ہونے والے چند ممالک کے نام لئے اور ان کے وفود سے ملاقاتوں کا ذکر فرمایا۔ مراکش کے ایک نوجوان نے کہا: پہلی بار شامل ہوا ہوں ایک نوجوان ہونے کے طور پر کہتا ہوں کہ نوجوان ضرور اس میں شامل ہوا کریں۔ جلسہ سے روحانیت میں اضافہ ہوا ہے۔ یہاں اس جلسہ میں ہر کوئی ایک دوسرے کو سلام کر رہا تھا یہ بہت متاثر کن فضا تھی۔ ایک مہمان صحافی نے کہا: جلسہ کی بہت سی باتوں نے مجھ پر مثبت اثر چھوڑا اور پہلی بار دیکھا اتنے لوگ ہیں اور کوئی غصہ نفرت کا شکار نہ تھا سب کا رویہ میرے ساتھ اچھا تھا۔ صفائی کے نظام سے حیران ہوا۔ فرمایا: لوگ کس طرح آزماتے ہیں اور نقص تلاش کرتے ہیں۔ ایک صاحب کہتے ہیں: میں اس لئے آیا تھا کہ خامیاں دیکھ کر ان کو مشہور کروں گا۔ میں نے تین دن موبائل میز پر رکھا لیکن چوری نہیں ہوا۔ ہر طرف دیکھا اور ایک بھی خامی نظر نہیں آئی۔

فرمایا: بعض لوگوں نے کمیوں کی طرف توجہ دلائی ہے۔ حضور انور نے ٹرانسلیشن ڈیوائسز میں بہتری، مہمان کے مزاج کے مطابق کھانا پکانے، مہمانوں کی میس میں نہ جانے اور عورتوں کو نماز میں سر اچھی طرح ڈھانکنے کی ہدایت فرمائی۔ اسی طرح بچوں کی مارکیز کی مزید تقسیم اور تقسیم اسناد کی تقریب کے بارہ میں MTA کو ہدایات دیں۔ فرمایا: جہاں ہم اللہ تعالیٰ کے شکر گزار ہیں وہاں ہمیں اپنے جائزے بھی لینے چاہئیں خامیوں اور کمیوں کو تنقیدی نظر سے دیکھیں، تلاش کریں اور دور کریں۔ لال کتاب میں درج کریں اور اسی طرح ہمارے نظام میں بہتری ہوسکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی بھی توفیق عطا فرمائے۔

فرمایا: اس دورہ کے دوران مجھے کچھ بیوت الذکر کا افتتاح اور سنگ بنیاد رکھنے کا موقع ملا۔ حضور انور نے مہمانان اور ہمسایوں کے تاثرات بیان فرمائے۔ مرد و زن کے مصافحہ کرنے کے بارہ میں تفصیلی ذکر کرتے ہوئے فرمایا: یاد رکھیں کہ ہم نے زبردستی کسی کو منوانا نہیں اور اپنی تعلیم سے پیچھے بھی نہیں ہٹنا۔ دین کے معاملہ میں شرمانے کی ضرورت نہیں ہے۔ دین کی تعلیم نہایت اعلیٰ ہے کسی لڑکی یا لڑکے کو احساس کمتری کی ضرورت نہیں ہے۔ آپ کی ذمہ داری ہے کہ کسی بھی قسم کے احساس کمتری میں مبتلا ہوئے بغیر چھوٹے سے چھوٹے حصہ پر بھی عمل کریں۔ اسی طرح لڑکیاں اپنے لباس اور پردہ کا بھی خیال رکھیں اور اپنی حیا اور تقدس پر حرف نہ آنے دیں اسی طرح لجنہ اور خدام کو اپنی تربیت کی طرف توجہ دینی چاہئے اور انصار اللہ کو بھی غافل نہیں ہونا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ سب کو توفیق دے۔ آمین

## ایم ٹی اے پر حضور انور کے پروگرام

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہٖ العزیز نے حالیہ دورہ جرمنی کے دوران بیت السلام اور بیت السبحان کا افتتاح فرمایا۔ ان تقریبات کی ریکارڈنگ ایم ٹی اے پر پاکستانی وقت کے مطابق درج ذیل شیڈیول میں نشر کی جائے گی۔ احباب استفادہ فرمائیں۔

### بیت السلام کی تقریب افتتاح

| | |
|---|---|
| 17 ستمبر | 11:20pm,12:00pm |
| 18 ستمبر | 6:35am |

### بیت السبحان کی تقریب افتتاح

| | |
|---|---|
| 15 ستمبر | 6:00pm,12:00pm |
| 16 ستمبر | 6:35am, 2:00am |
| 18 ستمبر | 12:00pm |
| 19 ستمبر | 6:20am,12:30am |

## MA/MSc میں داخلہ کا آغاز

نصرت جہاں کالج ربوہ میں مندرجہ ذیل ڈسپلنز میں ماسٹرز کلاسز میں داخلہ کا آغاز ہو چکا ہے۔ **ایم ایس سی باٹنی، ایم اے انگلش، ایم ایس سی میتھ میٹکس**۔ خواہشمند طلباء نصرت جہاں کالج دارالرحمت سے داخلہ فارمز حاصل کر سکتے ہیں۔ فارمز جمع کروانے کی آخری تاریخ 20 ستمبر 2016ء ہے۔ فون نمبر: 0476213405

ای میل: info@njc.edu.pk

ویب سائٹ: www.njc.edu.pk

(نظارت تعلیم)

## درخواست دعا

مختلف جگہوں پر بعض احمدی افراد مختلف جھوٹے مقدمات میں ملوث کئے گئے ہیں ان افراد جماعت کی باعزت بریت کیلئے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان احباب کی قربانی قبول فرمائے اور ہر قسم کے شر سے محفوظ رکھے۔ آمین

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ ........... مطبع: ضیاء الاسلام پریس ........... مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ ........... قیمت 6 روپے

1

# سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا دورہ جرمنی

## لندن سے روانگی اور فرانس سے ہوتے ہوئے بیت السبوح میں ورود مسعود

رپورٹ: مکرم عبدالماجد طاہر صاحب ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن

## 27۔اگست 2016ء

## لندن سے روانگی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جرمنی کے سفر پر روانہ ہونے کے لئے پروگرام کے مطابق صبح ساڑھے دس بجے اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے۔ اپنے پیارے آقا کو الوداع کہنے کے لئے صبح سے ہی احباب جماعت مردوخواتین بیت الفضل کے بیرونی احاطہ میں جمع تھے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کچھ دیر کے لئے احباب کے درمیان رونق افروز رہے، ہر ایک نے اپنے پیارے آقا کا دیدار کیا اور شرف زیارت پایا۔

بعدازاں حضور انور نے دعا کروائی۔ جس کے بعد چار گاڑیوں پر مشتمل قافلہ برطانیہ کے ایک ساحلی شہر Dover کی طرف روانہ ہوا۔

Dover برطانیہ کی ایک مشہور بندرگاہ ہے۔ لندن اور اس کے اردگرد کے علاقوں میں آباد لوگ یورپ کا سفر بذریعہ Ferries اسی بندرگاہ سے کرتے ہیں۔

## براستہ چینل ٹنل

Dover سے گیارہ میل پہلے وہ مشہور Channel Tunnel آتی ہے جو سمندر کے نیچے سے برطانیہ اور فرانس کے ساحلی علاقوں کو آپس میں ملاتی ہے۔ اس سرنگ کے ذریعہ کاریں اور دیگر گاڑیاں بذریعہ ٹرین فرانس کے ساحلی شہر Calais تک پہنچتی ہیں۔ آج اسی چینل ٹنل کے ذریعہ سفر کا پروگرام تھا۔

لندن سے مکرم رفیق احمد حیات صاحب امیر جماعت یوکے، مکرم اخلاق احمد انجم صاحب وکالت تبشیر یوکے، مکرم میجر محمود احمد صاحب افسر حفاظت خاص اور مکرم عمران ظفر صاحب مہتمم عمومی خدام کی سیکیورٹی ٹیم کے ساتھ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو الوداع کہنے کے لئے چینل ٹنل تک قافلہ کے ہمراہ آئے تھے۔ قریباً ایک گھنٹہ چالیس منٹ کے سفر کے بعد بارہ بجکر دس منٹ پر Channel Tunnel پہنچے۔ بعدازاں امیگریشن اور دیگر سفری امور کی تکمیل کے بعد کچھ دیر کے لئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز چینل ٹنل کے پارکنگ ایریا میں تشریف لے آئے۔

بارہ بجکر پچاس منٹ پر گاڑیاں ٹرین پر بورڈ کی گئیں۔ یہ ٹرین دو منازل پر مشتمل تھی اور اس کے اندر ایک وقت میں 180 کاریں مع مسافر بورڈ (Board) کی جاتی ہیں۔ قافلہ کی گاڑیاں پہلی منزل پر Board ہوئیں۔

ٹرین اپنے مقررہ وقت کے مطابق ایک بجکر پانچ منٹ پر 140 کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے فرانس کے ساحلی شہر Calais کے لئے روانہ ہوئی۔ اس سرنگ کی کل لمبائی قریباً 31 میل ہے اور اس میں سے 24 میل کا حصہ سمندر کے نیچے ہے۔ اس سرنگ کا گہرا ترین حصہ سمندر کی تہہ سے 75 میٹر یعنی 250 فٹ نیچے ہے۔ اب تک کسی سمندر کے نیچے بننے والی ٹنل میں سے یہ دنیا کی سب سے بڑی ٹنل ہے۔

## فرانس آمد

قریباً نصف گھنٹہ کے سفر کے بعد فرانس کے مقامی وقت کے مطابق دو بجکر پینتیس منٹ پر فرانس کے شہر Calais پہنچی۔ (فرانس کا وقت برطانیہ کے وقت سے ایک گھنٹہ آگے ہے)

ٹرین کے رکنے کے قریباً پانچ منٹ کے وقفہ سے گاڑیاں ٹرین سے باہر آئیں اور موٹروے پر سفر شروع ہوا۔

## جرمنی وفد کا استقبال

پہلے سے طے شدہ پروگرام کے مطابق یہاں سے چند کلومیٹر کے فاصلہ پر واقع ایک پٹرول پمپ کے پارکنگ ایریا میں جماعت جرمنی سے آئے ہوئے وفد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا استقبال کرنا تھا۔ جرمنی سے مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب امیر جماعت جرمنی، مکرم حیدر علی ظفر صاحب مربی انچارج جرمنی، مکرم محمد الیاس مجوکہ صاحب جنرل سیکرٹری و افسر جلسہ سالانہ جرمنی، مکرم یحيٰ زاہد صاحب اسسٹنٹ جنرل سیکرٹری، مکرم حسنات احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی، مکرم ڈاکٹر اطہر زبیر صاحب، مکرم عبداللہ سپراء صاحب اور مکرم حماد احمد صاحب مہتمم عمومی خدام الاحمدیہ جرمنی اپنے خدام کی سیکیورٹی ٹیم کے ساتھ اپنے پیارے آقا کو خوش آمدید کہنے کے لئے موجود تھے۔ یہاں پہنچنے کے بعد بغیر رکے سفر آگے جاری رہا۔ جرمنی سے آنے والی تین گاڑیوں میں سے ایک گاڑی نے قافلہ کو Escort کیا اور باقی خدام کی دو گاڑیاں قافلہ کے پیچھے تھیں۔ یہاں Calais سے 55 کلومیٹر کا فاصلہ طے کرنے کے بعد فرانس کا بارڈر کراس کر کے ملک بیلجیئم میں داخل ہوئے اور مزید 278 کلومیٹر کا سفر بیلجیئم میں طے کرنے کے بعد پانچ بجکر پچیس منٹ پر بیلجیئم کا بارڈر کراس کر کے جرمنی کی حدود میں داخل ہوئے۔ یہاں بارڈر سے دس منٹ کی مسافت پر جرمنی کا آخن (Aachen) شہر آباد ہے۔

پروگرام کے مطابق بارڈر کراس کرنے کے بعد موٹروے پر ہی ایک ریسٹورنٹ میں نماز ظہر و عصر کی ادائیگی اور کھانے کا انتظام کیا گیا تھا۔ خدام کی ایک ٹیم ان امور کی تکمیل کے لئے پہلے سے یہاں پہنچی ہوئی تھی۔

جونہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز گاڑی سے باہر تشریف لائے تو مکرم امیر صاحب جرمنی عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب اور مکرم حیدر علی ظفر صاحب (مربی انچارج جرمنی) اور جرمنی سے آنے والے وفد کے دیگر ممبران نے اپنے پیارے آقا سے شرف مصافحہ حاصل کیا۔ حضور انور نے ازراہ شفقت امیر صاحب جرمنی سے کچھ دیر کے لئے گفتگو فرمائی۔

نماز ظہر و عصر کی ادائیگی کے لئے ریسٹورنٹ کے ایک علیحدہ ہال میں انتظام کیا گیا تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔

## بیت السبوح فرینکفرٹ میں ورود مسعود

نمازوں کی ادائیگی اور دوپہر کے کھانے کے بعد یہاں سے چھ بجکر پینتیس منٹ پر فرینکفرٹ کے لئے روانگی ہوئی۔

یہاں سے فرینکفرٹ کا فاصلہ 360 کلومیٹر ہے۔ قریباً دو گھنٹے کے سفر کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ساڑھے آٹھ بجے جماعت جرمنی کے مرکز بیت السبوح فرینکفرٹ میں ورود مسعود ہوا۔

جونہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کار سے باہر تشریف لائے تو فرینکفرٹ اور اس کے اردگرد کی جماعتوں اور جرمنی کے مختلف شہروں سے آئے ہوئے احباب جماعت مردوخواتین اور بچوں، بچیوں نے اپنے پیارے آقا کا بڑا والہانہ اور پُرجوش استقبال کیا۔ فرط عقیدت اور محبت سے ہر طرف ہاتھ بلند تھے اور اھلاً وسھلاً و مرحبا کی صدائیں بلند ہو رہی تھیں اور احباب بڑے پُرجوش انداز میں اپنے آقا کو خوش آمدید کہہ رہے تھے۔ بچے اور بچیاں خوبصورت لباس میں ملبوس، مختلف گروپس کی صورت میں دعائیہ نظمیں اور خیر مقدمی گیت پیش کر رہے تھے۔ مکرم ادریس احمد صاحب لوکل امیر فرینکفرٹ اور مکرم محمد اشرف ضیاء صاحب مربی سلسلہ فرینکفرٹ نے حضور انور کو خوش آمدید کہا اور شرف مصافحہ حاصل کیا۔

اپنے پیارے آقا کا استقبال کرنے والے یہ احباب فرینکفرٹ شہر کے مختلف حلقوں کے علاوہ Bad ،Wiesbaden،Gross Gerau ،Isar ،Maintounus ،Hamburg ،Badvilbel،Friedberg،Munchen Koblenz،Koln کی جماعتوں سے آئے تھے۔

اپنے پیارے آقا کے استقبال کے لئے یہ لوگ بڑے لمبے سفر طے کر کے آئے تھے۔ کوبلنز (Koblenz) سے آنے والے 130 کلومیٹر، کولون (Koln) سے آنے والے 200 کلومیٹر، میونخ (Munchen) سے آنے والے 405 کلومیٹر اور Isar سے آنے والے احباب 450 کلومیٹر کا لمبا فاصلہ طے کر کے پہنچے تھے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا اور دو رویہ کھڑے اپنے عشاق کے درمیان سے گزرتے ہوئے اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

نو بجے حضور انور نے تشریف لا کر نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استقبال کے لئے جرمنی کی مختلف جماعتوں سے جو احباب مردوخواتین پہنچے تھے اور جن کی تعداد سات صد کے لگ بھگ تھی ان سبھی نے اپنے پیارے آقا کی اقتداء میں نماز مغرب و عشاء ادا کرنے کی سعادت پائی۔

ان میں سے ایک بڑی تعداد ایسے لوگوں کی تھی جو دوران سال پاکستان سے کسی ذریعہ سے یہاں پہنچے تھے اور ان کی زندگی میں حضور انور کی اقتداء میں یہ پہلی نماز تھی یہ سبھی اپنی اس خوش نصیبی پر بے حد خوش تھے اور ان مبارک اور بابرکت لمحات سے فیضیاب ہو رہے تھے۔ جو ان کو ایک آب حیات عطا کر رہے تھے۔ ان کی برسوں کی تشنگی اپنے پیارے آقا کے دیدار سے سیراب ہو رہی تھی اور یہ انتہائی مبارک لمحات ان کی زندگیوں میں پہلی بار آئے تھے۔ اللہ تعالیٰ یہ سعادتیں اور یہ برکتیں اور یہ انعامات ہم سب کے لئے مبارک فرمائے۔ آمین

☆......☆......☆......☆

# جلسہ سالانہ کے موقع پر مہمانوں کی مہمان نوازی کے معیار کو خوب سے خوب تر بنانے کے لئے میزبانوں اور جلسہ سالانہ کی انتظامیہ اور رضا کاران کو نہایت اہم تاکیدی نصائح

یہ اللہ تعالیٰ کا بڑا فضل اور احسان ہے کہ اس نے ہمیں حضرت مسیح موعود کے مہمانوں کی خدمت کی توفیق عطا فرمائی اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا کے ہر ملک میں یہ افراد جماعت کا مزاج بن چکا ہے کہ جماعت کے ہر طبقے اور ہر عمر کے افراد نے جلسہ سالانہ کے مہمانوں کی خدمت کرنی ہے

آج حضرت مسیح موعود کے غلام اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق بے لوث اور بے غرض اور بغیر تھکے اور بغیر ماتھے پر بل لائے ان مہمانوں کی خدمت کر رہے ہیں اور یہی ہمارا فرض ہے کہ ان مہمانوں کی خدمت کریں اور جلسہ کے انتظامات کو احسن رنگ میں انجام دینے کی کوشش کریں

## خوش اخلاقی سے پیش آنا مہمان کا حق ہے اور میزبان کا فرض ہے

اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضرت مسیح موعود کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے وعدے کے مطابق دنیا میں اب ہر جگہ جہاں جماعتیں مضبوط بنیادوں پر قائم ہیں لنگر چل رہے ہیں اور خاص طور پر جلسے کے دنوں میں تو اس کا خاص اہتمام ہوتا ہے

جب خدمت کے لئے اپنے آپ کو ہم پیش کرتے ہیں تو پھر بغیر کسی تخصیص کے ہر ایک کی خدمت کرنی چاہئے۔ ہر جلسے پر آنے والا مہمان جلسے کا مہمان ہے۔ ہر ایک سے اچھا سلوک کرنا ہر ایک سے خوش خلقی سے پیش آنا یہ ضروری ہے

ساتھ ہی یہ دعا بھی کرتے رہنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ ہماری اس چھوٹی سی خدمت کو جو حضرت مسیح موعود کے مہمانوں کی کر رہے ہیں اسے قبول بھی فرمائے اور ہمارے کام ہر قسم کی ریا سے خالی ہوں اور خالصۃً لِلّٰہ ہوں

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 5۔اگست 2016ء بمطابق 5 ظہور 1395 ہجری شمسی بمقام بیت الفتوح لندن

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اگلے جمعہ سے جماعت احمدیہ برطانیہ کا جلسہ سالانہ شروع ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جلسہ سالانہ میں شمولیت کے لئے دنیا کے مختلف ممالک سے مہمانوں کی آمد شروع ہو گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ جلسہ سالانہ کی انتظامیہ کو، جلسے پر آنے والے مہمانوں کی چاہے وہ دنیا کے مختلف ممالک سے آنے والے ہیں یا برطانیہ کے مختلف علاقوں سے آنے والے ہیں، احسن رنگ میں خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جلسہ پر آنے والے مہمانوں کی خدمت کے لئے برطانیہ کے طول و عرض سے بوڑھے، نوجوان، بچے، عورتیں اپنے آپ کو رضا کارانہ طور پر خدمت کے لئے پیش کرتے ہیں اور جوں جوں شامل ہونے والوں کی تعداد بڑھ رہی ہے، جلسے کے انتظامات بڑھ رہے ہیں، خدمتگاروں کی بھی زیادہ ضرورت ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے بغیر کسی دقت کے اور خوشی سے بچے بھی، نوجوان بھی، عورتیں بھی، مرد بھی اپنے آپ کو خدمت کے لئے پیش کرتے ہیں اور اکثریت نوجوانوں اور بچوں کی بھی یہ خدمت سرانجام دے کر سمجھ رہی ہوتی ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کا بڑا فضل اور احسان ہے کہ اس نے ہمیں حضرت مسیح موعود کے مہمانوں کی خدمت کی توفیق عطا فرمائی اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا کے ہر ملک میں یہ افراد جماعت کا مزاج بن چکا ہے کہ جماعت کے ہر طبقے اور ہر عمر کے افراد نے جلسہ سالانہ کے مہمانوں کی خدمت کرنی ہے۔

گزشتہ ہفتے جمعہ سے اتوار تک جماعت احمدیہ امریکہ کا جلسہ تھا وہاں پر بھی ان کے پروگرام جو انٹرنیٹ پر آتے تھے، یُوٹیوب پر تھے اس میں مَیں نے ایک انٹرویو دیکھا۔ انٹرویو لینے والے نے خدام الاحمدیہ کے عہدیدار سے انٹرویو لیا۔ وہ بتا رہے تھے کہ کس طرح جلسہ سالانہ کی تیاری کے لئے خدام نے اور رضا کاروں نے کام کیا۔ اسی طرح اس میں ایک انیس بیس سال کے لڑکے کا بھی انٹرویو تھا جو وہیں کا پلا بڑھا، وہیں کا پیدا ہوا تھا۔ اس سے سوال پوچھا گیا کہ یہ سارا کام تم نے کیا ہے اس کے بدلے میں تمہیں کیا ملتا ہے؟ کتنی رقم ملے گی؟ کتنے ڈالر ملیں گے؟ یہ اکثر سے سوال کیا گیا تھا۔ جیسا کہ میں نے کہا کہ امریکہ میں پلا بڑھا ہے اور اس ملک میں دنیا داری کی سوچ ہے تو انہوں نے یہی جواب دیا اور اس نوجوان کا بھی یہی جواب تھا کہ ہم تو رضا کارانہ طور پر کام کرتے ہیں جو مزدوری ہمیں ملتی ہے دنیا داروں کی سوچ سے وہ بالا ہے ہم تو خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے کام کرتے ہیں اور یہ وہ مزاج ہے جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا کے ہر ملک میں رہنے والے احمدی کا ہے۔ چاہے وہ افریقن ہے یا انڈونیشین ہے یا جزائر کا رہنے والا ہے یا مغرب کے ترقی یافتہ ممالک کا رہنے والا ہے۔ جب دنیا کی ترجیحات سکولوں کالجوں میں چھٹیوں کے دوران کھیلنا کودنا اور سیریں کرنا ہے، جب دنیاوی نوکریاں کرنے والوں کی ترجیحات نوکریوں سے رخصت ملنے پر آرام کرنا اور خاندان کے ساتھ رخصتیں گزارنا ہے، اس وقت ایک احمدی کی ترجیحات مختلف ہیں۔ اگر ان رخصتوں میں جلسہ سالانہ آ رہا ہے تو ان دنوں میں پڑھے لکھے بھی اور اَن پڑھ بھی، افسر بھی اور ماتحت بھی، پیشہ ور ماہرین بھی اور عام مزدور بھی اور طالبعلم بھی اپنے آپ کو رضا کارانہ طور پر حضرت مسیح موعود کے مہمانوں کی خدمت کے لئے پیش کرتے ہیں۔

باقی دنیا کے ترقی یافتہ ممالک میں تو جلسے بڑے بڑے ہالوں میں یا ایسی جگہ پر ہوتے ہیں جہاں

بہت سی سہولتیں میسر ہیں لیکن برطانیہ کا جلسہ تو ایسی جگہ ہوتا ہے جہاں ہر انتظام عارضی طور پر کرنا ہے اور ہر ممکنہ سہولت جو کہیں بھی میسر آ سکتی ہے یا جو بھی دی جا سکتی ہے اسے مہیا بھی کرنا ہے۔ اور پھر کونسل کی طرف سے یہ شرط بھی ہے کہ کام شروع کرنے کی ابتدا سے لے کر جلسہ کے بعد ہر چیز کو سمیٹنے اور اس جگہ کو پہلی جیسی زرعی زمین یا فارم لینڈ بھی بنانا ہے اور یہ سب کام اٹھائیس دن کے اندر اندر کرنا ہے۔ تو اس لحاظ سے ایک محدود وقت میں بہت بڑے وسیع کام کو کرنے کے لئے بہت زیادہ رضا کاروں کی ضرورت ہوتی ہے۔ کام کو شروع کرنے سے ختم کرنے کا عرصہ ایک طرف تو کام کی نوعیت کے لحاظ سے بہت تھوڑا سا وقت ہے لیکن والنٹیئرز کے کام کرنے کے لحاظ سے اٹھائیس دن بلکہ بعض کام ایسے ہیں جو اس سے پہلے بھی شروع ہو جاتے ہیں جو براہ راست جلسہ گاہ میں نہیں ہو رہے ہوتے لیکن ان کی تیاری کے لئے اس سے بھی دو تین ہفتے پہلے رضا کار کام شروع کر دیتے ہیں۔ گویا یہاں کے کارکن کچھ ایسے بھی ہیں جو اپنے وقت اور مال کی قربانی تقریباً ڈیڑھ دو مہینے تک کرتے رہتے ہیں اور یہ عرصہ ایک انسان کے کام کرنے کے لئے، رضا کارانہ طور پر کام کرنے کیلئے بہت بڑا عرصہ ہے۔ پس اس لحاظ سے تو برطانیہ کے جلسہ کے رضا کاروں کو جلسہ کے کام کے لئے قربانی اور جلسے کی ڈیوٹی کی اہمیت کا پتا ہے۔ سالہا سال سے یہ خدمت سرانجام دے رہے ہیں لیکن پھر بھی ایسے بہت سے کارکنان ہوتے ہیں جو نئے شامل ہو رہے ہوتے ہیں۔ بعض کا جلسہ کے دنوں میں براہ راست مہمانوں کے ساتھ واسطہ پڑتا ہے۔ ان کی ڈیوٹی ہوتی ہے۔ بعض کی جلسے کے دنوں میں شروع ہو گی۔ بعض کی آج کل سے شروع ہو چکی ہے جبکہ مہمان آنا شروع ہو گئے ہیں۔ تو ان سب کو یاددہانی کے طور پر اس وقت میں حسب دستور مختصراً کچھ کہوں گا۔

بعض دفعہ بعض لوگوں کا جذبہ خدمت بیشک بہت زیادہ ہوتا ہے لیکن مزاج ہر ایک کا اپنا ہے۔ بعض عدم حوصلہ کا شکار ہوتے ہیں۔ بعض عدم علم کی وجہ سے بعض ایسی باتیں کر جاتے ہیں یا ان سے ایسی باتیں سرزد ہو جاتی ہیں جو مہمانوں کے لئے تکلیف کا باعث بن سکتی ہیں اور یاددہانی کروانے سے رضا کارانہ طور پر کام کرنے والے کارکن ہوشیار بھی ہو جاتے ہیں اور زیادہ توجہ سے اپنے فرائض سرانجام دینے کی کوشش کرتے ہیں ورنہ مجھے تو اس بات میں معمولی سا بھی تحفظ نہیں ہے کہ کارکن خدمت کے جذبہ سے سرشار ہو کر عموماً کام نہیں کرتے۔ یقیناً یہ سب کارکن خدمت کے جذبہ سے کام کرنے والے ہیں۔ یاددہانی کروانا اور ہوشیار کرنا بھی اللہ تعالیٰ کا حکم ہے اس لئے میں ہر سال جلسہ سے ایک جمعہ پہلے اس کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ قرآن کریم میں بھی اللہ تعالیٰ نے مہمانوں کے ذکر میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی مہمان نوازی کا ذکر کر کے مہمان نوازی کی اہمیت بتائی ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی مختلف موقعوں پر مہمان نوازی کی اہمیت اور اس وصف کو بیان فرمایا ہے۔ اس زمانے میں ہمیں حضرت مسیح موعود نے بھی اس طرف خاص توجہ دلائی ہے بلکہ اپنی بعثت کے مقاصد میں سے ایک مقصد دین کی خاطر سفر کر کے آنے والے مہمانوں کی مہمان نوازی کو بھی قرار دیا ہے۔ چنانچہ آپ ایک جگہ تحریر فرماتے ہیں کہ:

’’تیسری شاخ اس کارخانہ کی واردین اور صادرین اور حق کی تلاش کے لئے سفر کرنے والے اور دیگر اغراض متفرقہ سے آنے والے ہیں‘‘۔ پھر فرمایا کہ ’’یہ شاخ بھی برابر نشوونما میں ہے۔‘‘ یعنی بڑھ رہی ہے۔ پھر آپ نے یہ بھی فرمایا کہ ہزاروں کی تعداد میں یہ لوگ آ رہے ہیں۔ قادیان کی چھوٹی سی بستی میں جہاں اس زمانہ میں کسی قسم کی سہولت بھی میسر نہیں تھی۔ مہمانوں کی مہمان نوازی کے لئے بٹالہ سے یا امرتسر سے حضرت مسیح موعود سامان منگوایا کرتے تھے۔ ایسے حالات میں بعض دفعہ انسان پریشان بھی ہو جاتا ہے کہ ذرائع آمد و رفت بھی نہیں ہیں۔ بعض دفعہ پیدل جانا ہوتا تھا۔ عموماً ٹانگے پہ، یکے پہ، جاتے تھے۔ ایسے حالات میں ایک دور دراز علاقے میں مہمان نوازی کرنا بہت مشکل ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے آپ کے دل کو مضبوط کرنے کے لئے آپ کو پہلے سے ہی فرما دیا تھا۔ عربی کا الہام ہے جس کا ترجمہ یہ ہے کہ لوگ کثرت سے تیری طرف رجوع کریں گے سو تیرے پر واجب ہے کہ تو ان سے بد خلقی نہ کرے اور تجھے لازم ہے کہ ان کی کثرت دیکھ کر تھک نہ جائے۔

آج دنیا کے کونے کونے میں جلسوں کے انعقاد یہ نظارہ دکھاتے ہیں کہ لوگ کثرت سے آتے ہیں اور روحانی اور جسمانی مائدہ حاصل کرتے ہیں اور یہاں برطانیہ میں خلیفہ وقت کی موجودگی کی وجہ سے دنیا کے کونے کونے سے مہمان آتے ہیں اور صرف اس لئے کہ علم دین حاصل کریں اور اپنی روحانی پیاس بجھائیں۔

آج حضرت مسیح موعود کے غلام اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق بے لوث اور بے غرض اور بغیر تھکے اور بغیر ماتھے پر بل لائے ان مہمانوں کی خدمت کر رہے ہیں اور یہی ہمارا فرض ہے کہ ان مہمانوں کی خدمت کریں اور جلسہ کے انتظامات کو احسن رنگ میں انجام دینے کی کوشش کریں۔

جلسے پر غیر (از جماعت) اور غیر (-) بھی آتے ہیں اور ہمیشہ کارکنوں کے کام سے متاثر ہوتے ہیں اور اس بات پر حیران ہوتے ہیں کہ کس طرح چھوٹے چھوٹے بچے اپنی ذمہ داری ادا کر رہے ہیں۔ اپنے ذمہ لگائی گئی ڈیوٹی کو سرانجام دے رہے ہیں اور بڑی ذمہ داری سے سرانجام دے رہے ہیں۔

گزشتہ سال ایک مہمان یوگنڈا سے آئے ہوئے تھے۔ وہاں کے وزیر بھی ہیں۔ کہنے لگے کہ میں مہمان نوازی اور انتظامات کو دیکھ کر حیران ہوا کہ کس طرح لوگ رضا کارانہ طور پر اتنی قربانی کر رہے ہیں۔ کہنے لگے میرے تصور میں بھی نہیں تھا کہ میں ایک ایسے جلسے میں شامل ہونے جا رہا ہوں جہاں انسان نہیں بلکہ فرشتے کام کرتے نظر آئیں گے۔ کہتے ہیں کہ بیس دفعہ بھی کوئی چیز مانگو تو ہنستے ہوئے پیش کرتے تھے۔ بہت سے اس بات کا اظہار کرتے تھے کہ بچے کھانے کی ڈیوٹی پر کھانا کھلا رہے ہوتے تو انتہائی بشاش چہرے کے ساتھ۔ اگر جلسے کی مارکی میں پانی پلا رہے ہوتے تو انتہائی کھلے ہوئے چہرے کے ساتھ۔ بار بار ضرورت کا پوچھتے، پانی کا پوچھتے اور یہ صرف خاص مہمانوں کے لئے ہی نہیں بلکہ ہر مہمان کے لئے کارکنوں کا یہ سلوک تھا اور یہی وہ وصف ہے خدمت کے جذبے کا جو صرف جماعت احمدیہ کے ہر کارکن کا خاصہ ہے اور ہونا چاہئے۔ پس اس خاص وصف کو ہر کارکن نے ہمیشہ زندہ رکھنا ہے چاہے وہ کسی بھی شعبہ میں کام کر رہا ہو۔

ہمارے جلسے کے مہمان جب آتے ہیں تو ان کا واسطہ مختلف شعبوں سے پڑتا ہے۔ آتے ہی ان کو شعبہ استقبال سے واسطہ پڑتا ہے۔ شعبہ استقبال عموماً مہمانوں کا بڑی اچھی طرح استقبال کرتا ہے۔ مہمان جب سفر کر کے آتا ہے تو اس کو تھکاوٹ بھی ہوتی ہے۔ سفر میں چاہے جتنی بھی سہولتیں میسر ہوں اس زمانے میں بھی سفر کی کوفت اور تھکاوٹ ہوتی ہے۔ اس لئے شعبہ استقبال کو اس بات کو ہمیشہ اپنے سامنے رکھنا چاہئے۔

ایئرپورٹ پر تو مہمانوں کے استقبال کا شعبہ کام کر رہا ہوتا ہے اور عموماً اچھا انتظام ہوتا ہے لیکن بعض ہمسایہ ممالک سے جو مہمان سفر کر کے آتے ہیں وہ بذریعہ کار آتے ہیں یا بذریعہ بس کئی گھنٹے کا سفر کر کے آ رہے ہوتے ہیں۔ تھکاوٹ بھی ہوتی ہے۔ اس لئے اگر یہ آنے والے جماعتی قیامگاہوں میں ٹھہر رہے ہوں تو وہاں کی انتظامیہ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس بات کو یاد رکھنا چاہئے کہ اپنے بھائی کو مسکرا کر ملو اور یہ صدقہ ہے۔ (سنن الترمذی، ابواب البر و الصلة، باب ما جاء فی طلاقة الوجه ...... حدیث 1970) پھر ایک موقع پر یہ بھی فرمایا کہ معمولی سی نیکی کو بھی حقیر نہ سمجھو۔ اپنے بھائی سے خندہ پیشانی سے پیش آنا بھی نیکی ہے۔ (صحیح مسلم کتاب البر و الصلة......، باب استحباب طلاقة الوجه ...... حدیث 2626) دیکھیں (دین) کی تعلیم کیسی خوبصورت تعلیم ہے۔ اکرام ضیف کا تو ویسے بھی حکم ہے۔ ایک ایسا حکم ہے جس کا ثواب ہے۔ پھر یہ مہمان نوازی کرنا کہ آنے والے سے صرف مسکرا کر بات کر لینا یہ صدقہ دیئے جانے جیسے فعل کے برابر ہے اور اس کو صدقے کے فعل کے برابر قرار دے کر دوہرے ثواب کا بھی مورد بنا دیا۔ ایک مہمان نوازی کا ثواب، ایک خوش اخلاقی سے پیش آ کر صدقہ کا ثواب۔ پیار سے بات کرنا، خوش خلقی سے بات کرنا نیکی شمار ہو جاتا ہے اور نیکی کا اجر اللہ تعالیٰ نے کتنا دینا ہے یہ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

پھر راستہ دکھانا بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک صدقہ ہے۔(صحیح البخاری کتاب الجھاد و السیر، باب فضل من حمل متاع...... حدیث 2891) جو شعبہ اس کام کے لئے مقرر ہے اس کو بھی اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ سفر کر کے آئے مسافر سے ایک تو خوش اخلاقی سے ملیں پھر معاونین کے ذریعہ انہیں ان کی رہائش کی جگہوں پر پہنچائیں۔ خاص طور پر جب عورتیں اور بچے ہوتے ہیں یعنی صرف عورتیں ہوں اور مرد اُن کے ساتھ نہ ہوں، بچے اُن کے ساتھ ہوں تو انہیں قیامگاہوں تک پہنچانا شعبہ استقبال کا یا جو بھی متعلقہ شعبہ ہے اس کا کام ہے اور یہ بڑی ضروری چیز ہے۔ بعض دفعہ سامان وغیرہ اٹھانے کے لئے ضرورت پڑ جاتی ہے اس کی مدد کرنی چاہئے۔ اسی طرح مسکرا کر اور خوش اخلاقی سے بات کرنا صرف استقبال کا نہیں بلکہ ہر شعبہ میں کام کرنے والے کارکن کے لئے ضروری ہے۔

آجکل حالات کی وجہ سے ایمز (AIMS) کارڈ رکھنا ضروری ہے۔ بعض باہر سے آنے والے تعارفی خط اور معلومات لے کر آتے ہیں اور پھر ان کے جلسے کے کارڈز یہاں بنا دیئے جاتے ہیں۔ بعض دفعہ ایسے بھی معاملات آجاتے ہیں کہ تصدیقی خط نہیں ہوتا تو ایسی صورت میں بیشک تسلی کرنا تو بہت ضروری ہے۔ جب تک تسلی نہ ہو کارڈ نہیں بنایا جاسکتا اور تصدیق کی کارروائی ہونی چاہئے۔ لیکن اس عرصہ میں آنے والے سے خوش خلقی سے پیش آنا، اس کے انتظار کے لئے بیٹھنے کا مناسب انتظام ہونا، یہ بھی بڑا ضروری ہے۔ بعض دفعہ چھوٹے بچے ساتھ ہوتے ہیں جو لمبے انتظار کی وجہ سے بے چین ہو رہے ہوتے ہیں۔

اول تو تمام آنے والے مہمانوں کو بھی یہ خیال رکھنا چاہئے کہ جب وہ جلسے پر آئیں تو جماعتی تصدیق کے ساتھ آنا چاہئے یا اپنے ایمز (AIMS) کارڈ لے کر آنا چاہئے اور اگر کسی وجہ سے یہ رہ گیا ہو تو جیسا کہ میں نے کہا متعلقہ شعبہ کارروائی کے دوران انہیں سہولت میسر کرے کہ وہ آرام سے بیٹھ سکیں۔

پھر کھانے کی مہمان نوازی کا تعلق ہے اس میں جو جماعتی رہائشگاہوں میں ٹھہرے ہوئے مہمان ہیں ان کو دو وقت یا تین وقت جو کھانا کھاتے ہیں اس کی مہمان نوازی ضروری ہے۔ لیکن جلسے کے تین دنوں میں ہر شامل ہونے والا مہمان جو ہے عموماً جو جلسہ سننے کے لئے آتا ہے کم از کم دوپہر کا کھانا جماعتی انتظام کے تحت کھاتا ہے۔ اس میں کھانا کھلانے والے افسران اور معاونین اس بات کا خیال رکھیں کہ مہمان سے خوش اخلاقی سے پیش آنا ہے۔ خوش اخلاقی سے پیش آنا مہمان کا حق ہے اور میزبان کا فرض ہے۔ بعض لوگ کھانے کے معاملے میں کارکنوں کو تکلیف میں ڈالتے ہیں۔ مختلف قسم کے سوال کرتے ہیں یا مطالبات کر رہے ہوتے ہیں یہ چاہئے، وہ چاہئے۔ لیکن کارکنوں کو پھر بھی برداشت کرنا چاہئے۔ کھانا ایک ایسی چیز ہے جس میں کھانا کھلانے والے کا نامناسب رویہ یا معمولی سا بھی غیر ضروری تبصرہ یا کوئی بات کہہ دینا مہمان کے جذبات کو چوٹ لگاتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ تو مہمانوں کی مہمان نوازی کرتے وقت ایسے نمونے دکھاتے تھے جو ہمیشہ سنہری حروف میں لکھے جائیں گے۔ جب ایک صحابی کو مہمان کو اپنے ساتھ لے جانے اور کھانا کھلانے کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا وہ آپ کے حکم پر اس مہمان کو اپنے گھر تو لے گئے لیکن بیوی نے کہا کہ گھر میں تو تھوڑا سا کھانا ہے جو بچوں کے لئے ہے۔ دونوں میاں بیوی نے مشورہ کیا کہ بچوں کو کسی طرح سلا دو اور پھر جب مہمان کے سامنے کھانا پیش ہو تو دیوا یا روشنی جو ہے وہ بھی بجھا دو اور خود گھر والے اس طرح اندھیرے میں اظہار کریں جیسے وہ بھی کھانا کھا رہے ہیں تاکہ مہمان آرام سے کھانا کھاتا رہے اور اسے یہ احساس نہ ہو کہ گھر والے کھانا نہیں کھا رہے۔ بہرحال اس ترکیب سے مہمان کو پتا نہ چلا اور گھر والوں نے اس طرح مہمان نوازی کی اور مہمان نے بڑے آرام سے کھانا کھایا۔ صبح جب وہ انصاری صحابی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہاری رات والے عمل اور ترکیب سے تو اللہ تعالیٰ بھی ہنس دیا۔(صحیح البخاری کتاب مناقب الانصار، باب قول اللہ تعالیٰ عز و جل: حدیث 3798) تو یہ قربانی اس خاندان نے خاص طور پر اس لئے دی کہ مہمان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مہمان تھا۔ عمومی طور پر تو صحابہ مہمانوں کی خاطر داری کیا کرتے تھے لیکن اس کے ساتھ یہ خاص سلوک اس وجہ سے بھی ہوا۔

آج ہمارا ہر کارکن یہ قربانی اس لئے دیتا ہے اور اسے اس جذبے کے تحت یہ قربانی دینی چاہئے کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام صادق کے مہمانوں کی خدمت کر رہا ہے گوکہ یہ بھوک کی قربانی اور اپنا کھانا مہمان کو کھلانے کی قربانی حتی کہ بچوں کو بھوکا سلا دینے کی قربانی بہت بڑی قربانی ہے اور آجکل تو یہ نہیں دینی پڑتی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضرت مسیح موعود کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے وعدے کے مطابق دنیا میں اب ہر جگہ جہاں جماعتیں مضبوط بنیادوں پر قائم ہیں لنگر چل رہے ہیں اور خاص طور پر جلسے کے دنوں میں تو اس کا خاص اہتمام ہوتا ہے۔ ہم نے تو صرف اتنی خدمت کرنی ہے کہ لنگر سے کھانا لے کر مہمان کے سامنے پیش کر دینا ہے اور مہمان سے خوش خلقی سے پیش آنا ہے اور اس بات پر اللہ تعالیٰ خوش ہو جاتا ہے کہ اس نے جلسے پر آنے والے، دین کے لئے سفر کر کے آنے والے مہمانوں کی خدمت کی۔ اور اگر صحیح طور پر مہمان نوازی نہ ہو تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ناراضگی کا بھی اظہار ہوتا ہے۔

ایک موقع پر بعض مہمانوں سے غیر معمولی سلوک کیا گیا اور بعضوں کو نظرانداز کیا گیا۔ یہ سب کام حضرت مسیح موعود کے زمانے میں جو بھی انتظام تھا، ضیافت کے کارکن تھے انہوں نے کیا تو اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کو رات کو خبر دی کہ رات ریا کیا گیا ہے، بناوٹ کی گئی ہے اور صحیح طرح مہمانوں کی خدمت نہیں کی گئی۔ بعض مسکین کھانے سے محروم رہے ہیں۔ حضرت مسیح موعود اس بات پر بڑے ناراض ہوئے اور پھر انتظام اپنے ہاتھ میں لیا۔ بلکہ یہ بھی روایت میں ہے کہ ان کارکنوں کو چھ مہینے کے لئے قادیان سے ہی نکال دیا۔ پس جب خدمت کے لئے اپنے آپ کو ہم پیش کرتے ہیں تو پھر بغیر کسی تخصیص کے ہر ایک کی خدمت کرنی چاہئے۔ ہر جلسے پر آنے والا مہمان جلسے کا مہمان ہے۔ ہر ایک سے اچھا سلوک کرنا ہر ایک سے خوش خلقی سے پیش آنا یہ ضروری ہے۔ یہ نہیں کہ فلاں امیر ہے یا فلاں خاص مہمان ہے اس کو فلاں جگہ کھانا کھلانا ہے اور فلاں کو نہیں۔ جہاں بھی کھانے کا انتظام ہے وہ کھلائیں۔ لیکن عمومی طور پر احمدیوں کو تو ایک جگہ ہی کھانا کھانا چاہئے۔ بعض علیحدہ جگہیں خاص مہمانوں کے لئے بنائی گئی ہیں اور وہ غیر از جماعت یا غیر (-) کے لئے بنائی گئی ہیں وہاں صرف انہی کو لے جانا چاہئے۔ اس بات کا بھی انتظامیہ کو خیال رکھنا چاہئے۔ میرے علم میں ہے کہ بعض کارکنان اپنے واقف کاروں کو اس جگہ پر کھانا کھلانے کے لئے لے جاتے ہیں جو صرف مہمانوں کی جگہ ہے۔ اس لئے عام طور پر چاہے وہ احمدی عہدیدار ہے یا کوئی بھی ہے اس کو عام مہمانوں کی جگہ جا کر ہی کھانا کھانا چاہئے۔

پھر ساتھ ہی یہ دعا بھی کرتے رہنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ ہماری اس چھوٹی سی خدمت کو جو حضرت مسیح موعود کے مہمانوں کی کر رہے ہیں اسے قبول بھی فرمائے اور ہمارے کام ہر قسم کی ریا سے خالی ہوں اور خالصۃً لِلّٰہ ہوں۔

حضرت مسیح موعود کے وقت مہمانوں کی بعض دنوں میں اتنی کثرت ہو جاتی تھی کہ رہنے کے لئے انتظام بھی مشکل لگتا تھا کیونکہ قادیان چھوٹی سی جگہ تھی۔ لیکن حضرت مسیح موعود اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کے مطابق کہ پریشان نہیں ہونا اور تھکنا نہیں، بے تکلفی کے ماحول میں جو بھی سہولت مہمانوں کے لئے میسر ہوسکتی تھی فرمایا کرتے تھے۔ بعض دفعہ ایسے موقعے بھی آئے کہ سردیوں میں مہمانوں کی زیادتی کی وجہ سے اپنے اور اپنے بچوں کے گرم بستر آپ نے مہمانوں کو مہیا کر دیئے۔ ایک دفعہ اتنے مہمان آگئے کہ حضرت اماں جان (-) بڑی پریشان تھیں کہ مہمان ٹھہریں گے کہاں اور کس طرح ان کا انتظام ہوگا؟ اس موقع پر حضرت مسیح موعود نے انہیں ایک کہانی سنائی کہ جنگل میں ایک مسافر کو شام ہوگئی۔ رات اندھیری تھی۔ قریب کوئی بستی نہیں تھی، کوئی جگہ نہیں تھی، کوئی شہر نہیں تھا جہاں جا کے وہ

آرام کرسکے تو وہ بیچارہ ایک درخت کے نیچے رات گزارنے کے لئے لیٹ گیا۔ اس درخت کے اوپر پرندوں کا ایک گھونسلا تھا جو نر اور مادہ تھے۔ ان پرندوں نے یہ فیصلہ کیا کہ یہ شخص جو آج ہمارے درخت کے نیچے لیٹا ہے یہ آج ہمارا مہمان ہے اس لئے ہمارا فرض ہے کہ اس کی مہمان نوازی کریں۔ اب مہمان نوازی کس طرح کی، انہوں نے فیصلہ کیا، پہلی بات تو یہ سوچی کہ رات ٹھنڈی ہے، ہمارے مہمان کو سردی لگے گی تو اسے آگ سینکنے کے لئے کوئی چیز مہیا کی جائے۔ پھر یہ سوچا کہ ہمارے پاس اور تو کچھ ہے نہیں۔ اپنا گھونسلا توڑ کر نیچے پھینک دیتے ہیں جس کے گھاس پھوس اور لکڑیوں سے مہمان جو ہے آگ جلا کر کچھ آگ سینک لے گا۔ چنانچہ انہوں نے اپنا گھونسلا پھینکا اور اس شخص نے اسے جلایا اور آگ سینکنے لگا۔ پھر پرندوں نے یہ فیصلہ کیا کہ اور تو ہمارے پاس مہمان کو کھلانے کے لئے کچھ ہے نہیں، ہم خود ہی آگ میں گر جاتے ہیں اور جب آگ میں بُھن جائیں گے تو یہ مہمان ہمیں کھالے گا۔ چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا اور مہمان کی خوراک کا انتظام کر دیا۔ تو حضرت مسیح موعودؑ کا یہ کہانی سنانے کا مقصد تھا کہ مہمان کے آنے پر پریشان ہونے کی بجائے جس حد تک انسان کے بس میں ہو قربانی دے کر بھی اس کی مہمان نوازی کرنی چاہئے۔

پس یہ ہم سب کے لئے سبق ہے۔ خاص طور پر وہ جو اپنے آپ کو اس کام کے لئے پیش کرتے ہیں کہ اپنے ذمہ ڈیوٹیوں کے حق ادا کرنے کی پوری کوشش کریں۔

ڈیوٹیوں میں بہت ساری ڈیوٹیاں ہیں۔ مختلف شعبے ہیں۔ مثلاً کار پارکنگ کا بھی ایک شعبہ ہے۔ یہ بھی بہت اہم شعبہ ہے۔ بعض دفعہ مہمان یہاں غلط رویے بھی دکھا جاتے ہیں اور کارکن کی ہدایت کے مطابق پارکنگ نہ کرنے پر اصرار کرتے ہیں، اپنی مرضی سے پارکنگ کرنا چاہتے ہیں۔ ایسی صورت میں کارکن کو حتی الوسع یہ کوشش کرنی چاہئے کہ اسے نرمی سے سمجھائے اور پھر اپنے بالا افسر کو اطلاع کرے۔ گزشتہ سال بھی ایسی شکایتیں آئی تھیں کہ کار پر آنے والی بعض خواتین یا چند عورتوں نے کہا کہ ہم کار آگے لے کر جائیں گے۔ وہاں ڈیوٹی والے سے تلخ کلامی ہوگئی۔ بیشک اپنے فرائض کو ادا کرنا ہر کارکن کا فرض ہے اور آجکل کے حالات میں تو بہت زیادہ احتیاط بھی کرنے کی ضرورت ہے خاص طور پر پارکنگ میں بھی۔ لیکن اس کے ساتھ ہی جیسا کہ میں نے کہا اخلاق کا مظاہرہ بھی ہونا چاہئے۔ اگر تو کوئی صحیح مطالبہ ہے، کسی کا کوئی بیمار ہے یا کوئی اور وجہ ہے تو اسے آرام سے سمجھائیں اور بتائیں کہ میں اپنے بالا افسر کو بلاتا ہوں تو وہ آپ کے لئے کوئی سہولت مہیا کر دیتا ہے۔ لیکن اتنے عرصے میں آرام سے یہ درخواست بھی کر دیں کہ آپ ایک طرف کھڑے ہو جائیں اور مہمانوں کو اس سے تعاون بھی کرنا چاہئے تاکہ باقی ٹریفک متاثر نہ ہو۔ کیونکہ بعض دفعہ اس بحث میں اور جھگڑوں میں کاروں کی لمبی لائنیں لگ جاتی ہیں اور دوسرے متاثر ہو رہے ہوتے ہیں اور پھر جلسے کی کارروائی شروع ہونے کے بعد لوگ جب جلسہ گاہ میں آتے ہیں تو پھر اس سے بیٹھے ہوئے لوگ ڈسٹرب ہوتے ہیں۔

ہر مسئلہ جو گزشتہ جلسوں میں سامنے آیا ہوا انتظامیہ کو چاہئے کہ اس کے حل اور ممکنہ پہلوؤں کا جائزہ لیں اور ہر شعبہ جس کے سامنے یہ مسئلہ ہوا اس کو بھی جائزہ لینا چاہئے اور پھر افسر جلسہ سالانہ کو بتانا چاہئے کہ کس طرح اس کا حل ہوسکتا ہے تاکہ اس دفعہ کم سے کم مسائل پیدا ہوں۔ چھوٹے موٹے مسائل تو پیدا ہوتے ہیں لیکن کوشش یہ کرنی چاہئے کم سے کم مسائل پیدا ہوں۔

سکیننگ اور چیکنگ کے لئے بھی تمام احتیاطوں کے ساتھ ایسا انتظام ہونا چاہئے کہ لمبا عرصہ لوگوں کو انتظار بھی نہ کرنا پڑے اور کسی طرح ان کو تکلیف بھی نہ ہو۔ جو داخلی گیٹ اور جلسہ گاہ کی انٹرنس (entrance) ہے اس میں بار بار یہ اعلان بھی ہوتے رہیں کہ آنے والے اپنے کارڈ بھی سامنے رکھیں اور لائنوں کو بھی قائم رکھیں تاکہ جلد اور تیزی سے لوگ گزر سکیں۔

اس طرح غسل خانوں کی صفائی والے کارکن ہیں، دونوں جگہوں میں مردوں میں بھی عورتوں میں بھی، بعض دفعہ پریشان ہوتے ہیں کہ لوگ بڑا گند ڈال جاتے ہیں۔ اگر معاونین بار بار اعلان کر کے توجہ دلاتے رہیں کہ صفائی کی طرف بھی توجہ دیں کہ پاکیزگی اور نظافت بھی ایمان کا حصہ ہے تو اس لئے اگر مہمان اپنے ماحول کو بھی صاف رکھیں اور غسل خانوں کو بھی صاف کر دیا کریں تو کوئی حرج نہیں۔ عموماً لوگ تعاون کرتے ہیں۔ یہی پچھلے سال بھی رپورٹیں آتی رہی تھیں۔ لیکن اگر کوئی تعاون نہ بھی کرے تو کارکن خود صفائی کر دیں یہی ان کی ڈیوٹی ہوتی ہے اور اس بات کا خیال رکھیں کہ ان کی طرف سے کسی طرح بھی بد خلقی کا مظاہرہ نہیں ہونا چاہئے اور کبھی بھی انہوں نے صبر کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑنا۔

اسی طرح جلسہ گاہ کی عمومی صفائی کارکنوں کا کام ہے کہ اگر کوئی گند جلسے کے علاقے میں دیکھیں، عورتوں کی طرف بھی، مَردوں کی طرف بھی، بچے بعض دفعہ گلاس، ریپر (wraper) وغیرہ پھینک دیتے ہیں ڈبے، وغیرہ پھینک دیتے ہیں بلکہ بعض دفعہ بڑے بھی ایسے ہوتے ہیں جو بے احتیاطی کرتے ہیں تو اگر کارکن بھی اس کی صفائی ساتھ ساتھ کرتے رہیں تو وائنڈ اَپ کرنے والے کارکنوں کو آسانی ہو جاتی ہے۔ کیونکہ وہاں سے صرف مارکیاں اٹھانا اور باقی جو بڑا بڑا سامان ہے وہ اٹھانا ہی کام نہیں ہوتا بلکہ وہاں سے ہر طرح کے گند کو اٹھانا بھی، ہر کاغذ کو اٹھانا بھی ضروری ہوتا ہے تب کونسل کلینرنس دیتی ہے۔ بہرحال اس طرف بھی مہمانوں کو آرام سے بار بار توجہ دلاتے رہنا چاہئے کہ ٹِن، ڈبے وغیرہ اِدھر اُدھر ڈالنے کے بجائے ڈسٹ بن میں پھینکیں۔

جلسہ کا شعبہ تربیت کا شعبہ اس لحاظ سے بھی فعال ہونا چاہئے کہ جلسہ میں شامل ہونے کے لئے جو لوگ آتے ہیں ان کو جلسے کی اہمیت کی طرف توجہ دلاتے رہیں۔ بیشک کارکن جب اپنے آپ کو خدمت کے لئے پیش کرتا ہے تو اس کا فرض ہے کہ وہ بے نفس ہو کر کام کرے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے عموماً کارکن جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا اس جذبے سے کام کرتے ہیں لیکن بعض غلط رویہ بھی دکھا جاتے ہیں۔ انہیں ہمیشہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ نصیحت یاد رکھنی چاہئے جو میں نے پہلے بھی بیان کی کہ ہر حالت میں خوش اخلاقی کا مظاہرہ ہونا چاہئے۔

اسی طرح ہر کارکن کو عموماً ہر وقت ہوشیار بھی رہنا چاہئے۔ سیکیورٹی صرف سیکیورٹی والوں کا کام نہیں ہے بلکہ ہر شعبے کا ہر کارکن اپنے اپنے ماحول میں نظر رکھنے والا ہونا چاہئے۔

کارکنوں کو یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ جلسہ ختم ہونے کے بعد صرف وائنڈ اَپ (Wind up) کے کارکن ہی وہاں موجود نہ ہوں بلکہ ہر کارکن کو اس وقت تک جلسہ گاہ میں رہنا چاہئے، جس کی بھی وہاں ڈیوٹی ہے، جب تک کہ کوئی بھی مہمان وہاں موجود ہے یا جب تک ان کے متعلقہ افسر اُن کو رخصت نہیں دے دیتے کہ اب آپ فارغ ہیں چلے جائیں۔

سب سے بڑھ کر کارکنوں کو بھی اور عمومی طور پر تمام افراد جماعت کو بھی یہ دعا کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ ہر ایک کو احسن رنگ میں اپنے فرائض ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ تمام کارکن جو اس وقت وہاں جلسہ گاہ میں کام کر رہے ہیں ان کو ہر طرح سے محفوظ رکھے۔ بعض دفعہ بڑے بڑے بھاری بھاری کام کرنے پڑتے ہیں اور بعض دفعہ چوٹ وغیرہ لگنے کا بھی خطرہ ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے ہر ایک کو محفوظ بھی رکھے۔

اللہ تعالیٰ جلسے کو ہر لحاظ سے بابرکت اور کامیاب بھی فرمائے۔ کسی بھی مخالف اور بدفطرت کے شر سے اللہ تعالیٰ جماعت کو ہر طرح محفوظ رکھے۔ اور اللہ تعالیٰ ہر کارکن کو توفیق دے کہ وہ حضرت مسیح موعود کے جلسہ پر آئے ہوئے مہمانوں کی احسن رنگ میں خدمت سرانجام دیتے رہیں اور خوش خلقی سے خدمت سرانجام دیتے رہیں۔

کارکنان جو خدمت کے اعلیٰ معیار حاصل کئے ہوئے ہیں، جن معیاروں پر وہ پہنچے ہوئے ہیں اس سے بلند معیار ہر دفعہ پیش کرنے والے ہوں اور اس دفعہ بھی پہلے سے بڑھ کر خدمت کرنے والے ہوں۔ اس میں کبھی کمی نہیں ہونی چاہئے۔ ہمارا ہر قدم جو ہے آگے بڑھنے والا ہونا چاہئے اور جب ایسی خدمت ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ پھر پیار کی نظر بھی ڈالتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق دے۔

# ہماری والدہ محترمہ امۃ العزیز بشریٰ صاحبہ کا ذکر خیر

مکرم شیخ کامران احمد صاحب

ہماری پیاری والدہ محترمہ امۃ العزیز بشریٰ صاحبہ مرحومہ اہلیہ شیخ طاہر احمد نصیر صاحب سیکرٹری تصنیف و اشاعت جماعت احمدیہ کراچی پُرعزم بلند حوصلہ بہادر زندہ دل اور نیک شخصیت کی مالک تھیں ۔ میری پیاری امی جان چوہدری عبدالمجید صاحب کی سب سے چھوٹی صاحبزادی تھیں۔ آپ کی پیدائش 16 جون 1945ء کو قادیان دارالامان میں ہوئی ۔ پاکستان بننے کے بعد میرے نانا جان بحیثیت سول سرونٹ کراچی آ گئے امی جان کی پرورش اور تعلیم کراچی میں ہی ہوئی آپ نے نرسنگ کی باقاعدہ تعلیم حاصل کی اور شادی سے قبل جناح ہسپتال کراچی میں ملازمت بھی کی۔ شادی کے بعد آپ کا قیام کوئٹہ میں ہوا جو کہ آپ کا سسرال تھا اور اس کے بعد کراچی میں رہا۔

ابا جان سے شادی کے بعد ایک وسیع سسرال میں کم وسائل کے باوجود آپ نے امور خانہ داری بہترین طریقے سے سرانجام دیئے۔ میری دادی جان محترمہ اقبال بیگم صاحبہ مرحومہ زوجہ شیخ محمد لطیف صاحب مرحوم نے ابا جان کا رشتہ بذریعہ خواب دیکھا۔ آپ کو خواب میں دکھایا گیا کہ آپ کی ہونے والی بہو کا نام بشریٰ ہے اور اس کی گود میں تین لڑکے ہیں یہ خواب حقیقتاً اسی طرح پورا ہوا۔

ہماری امی جان خاندان کی پہلی بہو تھیں۔ ابا جان سے شادی کے بعد جب آپ بیاہ کر آئیں تو تمام خاندان کو آپ سے بہت سی توقعات وابستہ تھیں۔ امی جان نے کچھ ہی عرصہ میں سسرال میں اپنا مقام بنایا آپ نے بڑی فراست اور محبت سے ہر رشتہ کو نبھایا اور جلد ہی آپ خاندان کی ہر دل عزیز بن گئیں کسی کی آپ غم خوار ممانی اور کسی کی چچی مشہور ہوئیں۔ آپ نے اولاد کی تربیت میں معمولی سے معمولی چیز کا خیال رکھا اور محبت کو بالائے طاق رکھ کر ہر غلط کام سے روکا اور اصلاح کی چاہے وہ اٹھنے بیٹھنے کھانے چلنے اور گفتگو کے آداب ہوں آپ کی نظر ہمیشہ ہماری اصلاح کی طرف رہتی ۔ بچوں کی تعلیم پر آپ نے خصوصی توجہ دی۔ زبان کے تلفظ کا خاص خیال رکھتیں بچپن میں میری تقاریر کے لئے رہنمائی کرتیں تلفظ اور ادائیگی مضمون کی خاص مشق کرواتیں آپ کو خود بھی تقاریر اور شاعری سے شغف تھا آپ انگلش اور اردو کی منجھی ہوئی مقررہ تھیں۔ لجنہ اماء اللہ کراچی کے پروگراموں میں ضرور شامل ہوتیں۔ صد سالہ جشن تشکر کے موقع پر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے جب تقاریر کا مقابلے منعقد کروائے تو امی جان کا انتخاب بحیثیت انگریزی مقررہ کے ہوا اور آپ نے کراچی ضلع کی نمائندگی کی۔

2000ء میں خاکسار جب آسٹریلیا تعلیم کے لئے گیا تو میں نے آپ کی شخصیت کے نئے پہلو دیکھے۔ اس رشتہ کی بنیاد پیار محبت دعا وسعت حوصلہ پر تھی۔ آسٹریلیا میں قیام کے اوائل میں انٹرنیٹ اور موبائل اتنا عام نہیں تھا اور خاص کر پاکستان میں ، اس دوران ہمارے درمیان رابطہ کا واحد ذریعہ خط و کتابت ہوتی جو کئی کئی صفحات پر مشتمل ہوتی اور خطوط نصیحت اور پیار پر مشتمل ہوتے۔ ان میں اکثر نصائح ہوتیں اور حضرت مسیح موعود اور خلفاء کرام کی نثری اور شاعری کے حوالوں سے مزین ہوتے۔ آپ حقوق اللہ اور حقوق العباد کی طرف خاص توجہ دلاتیں میری امی جان جب میرے پاس آسٹریلیا دو مرتبہ 2004ء اور 2007ء میں تشریف لائیں تو آپ ایک مثالی بہو سے مثالی ساس بن چکی تھیں۔ جلد ہی ان کا تعلق میری اہلیہ محترمہ سعدیہ کامران بنت مسعود احمد طاہر ( طاہر فوٹو گرافر۔ ربوہ ) سے دوستانہ ہو گیا جو قابل رشک اور میرے لئے باعث اطمینان تھا ۔ قیام آسٹریلیا کے بعد جب آپ پاکستان گئیں تو جب میری اہلیہ سے فون پر گفتگو کرتیں تو آغاز ہمیشہ میری پیاری بیٹی کہہ کر کرتیں۔

خلافت سے آپ کا محبت اور وفا کا تعلق تھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع 1983ء میں جب کراچی تشریف لائے تو حضور انور نے کراچی گیسٹ ہاؤس میں جماعت کراچی سے خطاب فرمایا اس موقع پر آپ ہمیں خلیفۃ المسیح سے ملاقات کے لئے لے کر گئیں خطاب کے بعد حضور انور نے ازراہ شفقت لجنہ اماء اللہ کراچی سے ملاقات فرمائی آپ کے ہمراہ سیدہ آصفہ بیگم صاحبہ اور بی بی طوبیٰ بھی تھیں ۔ خاکسار اپنی امی کے ساتھ حضور سے چند قدم کے فاصلے پر تھا اور حضور بلا تکلف لجنہ سے گفتگو فرما رہے تھے۔ اس موقع پر امی جان کی آنکھوں میں خوشی اور مسرت کا رنگ نمایاں تھا۔ بیت البشارت سپین کے افتتاح اور یورپ کے کامیاب دورہ کے بعد خلیفۃ المسیح الرابع واپس آئے تو دورہ سپین کی ویڈیو جو جماعتی انتظام کے تحت مختلف مراکز پر دکھائی گئیں امی جان تمام بچوں کو لے کر احمدیہ ہال کراچی گئیں اور ہمارے ساتھ ویڈیو دیکھی اور ہمیں سمجھاتی رہیں ۔ سلسلہ کی بزرگ خواتین سے خاص پیار تھا۔ جب بھی ہم ربوہ جاتے تو آپ میری پھوپھو منصورہ یحییٰ کے ساتھ ہمیں خواتین حضرت مسیح موعود سے ملاقات کرواتیں خاکسار اس وقت چھوٹا بچہ تھا۔

1982ء خلافت رابعہ کے پہلے جلسہ سالانہ میں ہمیں ربوہ لے کر گئیں۔

آپ بہادر، زندہ دل اور تعلقات کو نبھانے والی تھیں ۔ احمدی اور غیر از جماعت دونوں خواتین سے پیار کا خاص تعلق تھا۔ 1984ء میں آرڈیننس کے نفاذ کے بعد جب حالات تبدیل ہوئے اور مخالفت شروع ہوئی تو اس کا اثر ہمارے محلے پر بھی ہوا۔ غیر از جماعت عورتوں نے آپ سے قطع تعلق کر لیا جس کا آپ کو رنج تھا جس کا اظہار آپ کبھی کبھی مجھ سے کرتیں اس کے باوجود جب بھی گھر میں کوئی خاص کھانے کا اہتمام ہوتا تو محلّہ میں کھانا بھجواتیں ہر رمضان میں اپنے ہاتھ سے افطاری تیار کرتیں اور محلے کی تمام خواتین کو بھجواتیں اکثر ایسا بھی ہوا کہ آپ کا بھجوایا ہوا کھانا محلے کی عورتیں باہر گلی میں پھینک دیتیں مگر آپ ہرگز برا نہ مناتیں محلے کے غیر از جماعت بچوں کی خاص فکر کرتیں کسی بھی تعلیمی کامیابی کی خبر سنتے ہی خوش ہوتیں اور حوصلہ افزائی فرماتیں اور اپنے پاس سے انعام بھی دیتیں ان بچوں میں چند ذہنی معذور بچے بھی تھے جن کی مائیں اکثر اپنے بچے آپ کے پاس چھوڑ جاتیں اور آپ گھریلو مصروفیات کے باوجود گھنٹوں ان بچوں کی دیکھ بھال کرتیں۔

خلافت خامسہ کے انتخاب کے وقت آپ ہر وقت دعا میں لگی رہتیں۔ خاکسار اس وقت پاکستان میں تھا مجھے خوب یاد ہے کہ آپ گھنٹوں MTA لگا کر TV کے آگے بیٹھی رہتیں۔

2008ء میں جب خاکسار نے صد سالہ خلافت جوبلی یوکے میں شمولیت کا پروگرام بنایا اور اس کا ذکر امی جان سے کیا تو آپ بے حد خوش ہوئیں اور خاکسار کی فیملی اور ابا جان کے ہمراہ جلسہ کے تمام پروگرامز میں شرکت کی ۔ جلسہ کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الخامس سے ملاقات کی۔

ابا جان کے ساتھ مثالی رفاقت تھی۔ زندگی کے لمبے تعلق میں ہر خوشی اور غمی کے موقع پر آپ ان کے شانہ بشانہ رہیں ۔ ہر قسم کے مشکل حالات کا بڑی بہادری سے مقابلہ کیا۔ آپ نے ابا جان کو گھریلو معاملات اور بچوں کی تعلیم و تربیت کے امور سے بالکل بے فکر کیا ہوا تھا۔ ابا جان کی زندگی میں مختلف امراض آئے اور اس سلسلہ میں ابا جان ہسپتال میں بھی داخل رہے امی جان نے ہر موقع پر بڑی بہادری سے ہم بچوں کی ہمت افزائی کی اور ہمیشہ حوصلہ دیتی رہیں ۔ کچھ سال قبل جب ہمارے گھر میں ڈکیتی ہوئی جس میں آپ کا بھاری نقصان ہوا اس موقع پر بھی آپ نے وسعت حوصلہ اور بہادری کا مظاہرہ کیا اور ہمیشہ یہ کہتیں یہ آزمائش تھی اور اللہ مجھے ثابت قدم رکھے اور اس کے بعد کبھی بھی غم اور ملال کا اظہار نہ کیا۔

آپ کی وفات 11 جون 2016ء کو ہوئی اور تدفین 15 جون کو کراچی میں ہوئی ۔ آپ کی نماز جنازہ بیت العزیز عزیز آباد میں ہوئی جو محترم محمد نسیم تبسم صاحب مربی سلسلہ نے پڑھائی اور تدفین باغ احمد کراچی میں ہوئی۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور ہمیں ہمت اور حوصلہ عطا فرمائے۔ آمین

❁❁❁❁❁❁

## تاریخ عالم 15 ستمبر

☆1897ء: حضرت اقدس مسیح موعود کی طرف سے قادیان دارالامان میں مڈل سکول کے قیام کی تحریک کی گئی۔

☆ آج جمہوریت کا عالمی دن ہے۔

☆ آذر بائیجان میں علم کا دن منایا جارہا ہے۔

☆1254ء: اطالوی تاجر اور سیاح مارکو پولو کی ولادت ہوئی۔

☆1821ء: درج ذیل تمام ممالک نے ایک ساتھ سپین سے آزادی کا اعلان کیا: گوئٹے مالا۔ ایل سلواڈور۔ ہونڈراس۔ نکارا گوا۔ کوسٹاریکا۔

☆1952ء: اقوام متحدہ نے اریٹیریا کو ایتھوپیا کی سپرد داری میں دے دیا۔

☆1981ء: امریکہ میں پہلی دفعہ ایک خاتون کو سپریم کورٹ کے جج کے منصب پر فائز کیا گیا۔

☆ 1981ء: بحرالکاہل کے جزائر میں قریباً اڑھائی لاکھ کی آبادی والا ملک ''وناوٹو'' اقوام متحدہ کا رکن بنا۔

☆2008ء: مالیاتی ادارے لیھمن برادرز نے دیوالیہ ہونے کا اعلان کیا، یہ امریکی تاریخ میں مالی دیوالیہ پن کا سب سے بڑا واقعہ تھا۔

(مرسلہ: مکرم طارق حیات صاحب)

## ڈینگی اور ملیریا سے بچاؤ

۞ آج کل عام طور پر ہسپتال میں ملیریا کے مریضوں کی تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے۔ ڈینگی اور ملیریا سے بچاؤ کیلئے درج ذیل امور کی طرف خصوصی توجہ ہونی چاہئے۔ اس سلسلہ میں احباب کی خدمت میں گزارش ہے کہ

☆ گھروں کے باہر کیاریوں اور اردگرد کے ماحول میں سپرے کروائیں۔

☆ دروازوں اور کھڑکیوں پر جالی لگوائیں۔ اگر جالی لگی ہوئی ہے تو انہیں بند رکھیں۔

☆خصوصاً رات کے اوقات میں Repellant میٹس اور جلیبی ٹائپ رنگ وغیرہ استعمال کریں۔

☆ گھروں کی چھتوں اور صحن میں سونے کی صورت میں مچھردانی کا استعمال کریں۔

☆ گھروں کے باہر پانی کھڑا نہ ہونے دیں۔ ڈسٹ بن اوپر سے ڈھکے ہونے چاہئیں اور ان کو فوری طور پر خالی کر دیا جائے۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

☆☆☆☆☆☆☆

**ماحول کی صفائی کا خیال رکھیں**

**احمد ٹریولز انٹرنیشنل** گورنمنٹ لائسنس نمبر 2805
یادگار روڈ ربوہ
اندرون و بیرون ہوائی ٹکٹوں کی فراہمی کیلئے رجوع فرمائیں
Tel:6211550 Fax 047-6212980
Mob:0333-6700663
E-mail:ahmadtravel@hotmail.com

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
**البشیر پیج جیولرز**
میاں شاہد اسلام
+92 047 6214510
+92 333 6709546
چیمہ مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ

**داؤد آٹوز**
DASCO Best Quality PARTS
ڈیلر: سوزوکی، پک اَپ ویگن، آلٹو، F.X، جیپ، کلٹس
خیبر، جاپان، جینئن جاپان چائنہ اینڈ لوکل سپیئر پارٹس
طالب دعا ▪ داؤد احمد، محمد عباس احمد ▪ محمود احمد، ناصر الیاس
بادامی باغ لاہور 13-KA آٹو سنٹر
فون شوروم: 042-37700448 042-37725205

**مبشر شال اینڈ ہوزری**
انڈین شال، امپورٹڈ جرسی، سویٹر،
لنگی، لاچہ، رومال اور تولیا
نیز ہوزری کی تمام ورائٹی دستیاب ہے۔
دوکان نمبر P-228 چوک گھنٹہ گھر فیصل آباد
041-2627489, 0307-6000388

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے عمدہ، دلکش اور حسین زیورات کا مرکز
**امین جیولرز**
سراج مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ دکان: 0476213213 موبائل: 0333-5497411

**VINYL CENTER**
Wall Paper
Window Blinds
Glass Paper
Vinyle Tiles
False Ceiling
PVC Paneling
Curtain Cloth
12-13-LG, Glamour 1 Plaza
Township, Lahore.
: 042-35151360
Mobile: 0300-4122757
0321-4251115
Email:vinylcener@yahpp.com
Interiors
A Faizan Butt

**Study in Europe**
Sweden → Without IELTS.
Poland → Annual Tuition fee is only € 2500 To 3500
Holland → Visa is the responsibility of the University.
EC Education Concern
**Education Concern ®**
67-C, Faisal Town, Lahore,
Tel +92-42-35177124,331-4482511
+92-302-8411770 (Also on Viber)
farrukh@educationconcern.com
www.educationconcern.com
Skype counseling.educon
Student Can Join our IELTS / iTEP classes

## ربوہ میں طلوع و غروب و موسم 15 ستمبر

| | |
|---|---|
| طلوع فجر | 4:29 |
| طلوع آفتاب | 5:50 |
| زوال آفتاب | 12:04 |
| غروب آفتاب | 6:17 |
| زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت | 39 سنٹی گریڈ |
| کم سے کم درجہ حرارت | 27 سنٹی گریڈ |

موسم خشک رہنے کا امکان ہے۔

## ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

### 15 ستمبر 2016ء

| | |
|---|---|
| 6:35 am | حضور انور کا خطاب جلسہ قادیان |
| 7:40 am | دینی و فقہی مسائل |
| 9:45 am | لقاء مع العرب |
| 12:00 pm | حضور انور کا پیس سمپوزیم سے خطاب 14 مارچ 2015ء |
| 1:25 pm | ترجمۃ القرآن کلاس |
| 7:00 pm | خطبہ جمعہ 9 ستمبر 2016ء |

ہوزری کی دنیا میں بلند مقام ہے — لائل پور۔ فیصل آباد کا پرانا نام ہے
**لائل پور ہوزری سٹور**
کارنر جھنگ بازار چوک گھنٹہ گھر فیصل آباد
طالب دعا: چوہدری منور احمد ساہی :0412619421

**عباس شوز اینڈ کھسہ ہاؤس**
لیڈیز، بچگانہ، مردانہ کھسوں کی ورائٹی نیز لیڈیز کولا پوری
چپل اور مردانہ پشاوری چپل دستیاب ہے۔
اقصیٰ چوک ربوہ :0334-6202486

**الحمید جدید ہومیو سٹور**
معیاری جرمن فرانس ادویات دیگر سامان ہومیوپیتھی
ڈاکٹر عبدالحمید صابر (ایم اے)
سراج مارکیٹ ربوہ فون: 047-6211510 0344-7801578

قائم شدہ 1952ء
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
**شریف جیولرز**
میاں حنیف احمد کامران
ربوہ 0092 47 6212515
28 لندن روڈ، مورڈن SM4 5BQ
0044 203 609 4712
0044 740 592 9636

**سٹی پبلک سکول** (دارالصدر جنوبی ربوہ)
**داخلے جاری ہیں**
سٹی پبلک سکول کے نیو سیشن 2016-17 کے حوالے سے
کلاس 6th تا کلاس 9th داخلے جاری ہیں جس کے لئے
**داخلہ فارم** دفتر سے دفتری اوقات میں حاصل کئے جاسکتے ہیں۔
☆ بہترین عمارت، ماحول، مکمل لیبارٹری، لائبریری کی سہولت
میٹرک کے شاندار رزلٹ کا حامل ادارہ
☆ تجربہ کار اساتذہ اور ماہرین تعلیم کی سرپرستی اور راہنمائی۔
بچوں کے بہتر مستقبل اور داخلہ کے لئے دفتر سے فوری رابطہ کریں
☆ فیصل آباد بورڈ سے الحاق شدہ
رابطہ کے لئے: 047-6214399,6211499